

کتاب المسائل

(جلد اول)

طہارت، نماز

[نظر ثانی و اضافہ شدہ اشاعت]

مرتب:

مفتی محمد سلمان منصور پوری

جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مراد آباد

ناشر

المركز العلمی للنشر و التحقیق مراد آباد

تقسیم کار:

فرید بک ڈپو (پرائیویٹ) لمیٹڈ



□ اس کتاب کی اشاعت کی عام اجازت ہے؛ لیکن بہتر ہے کہ طباعت سے قبل مرتب کو مطلع کریں؛ تاکہ اگر کوئی تبدیلی ناگزیر ہو تو اس سے آگاہ کر دیا جائے۔ [مرتب]



نام کتاب:	کتاب المسائل (۱)
مرتب:	مفتی محمد سلمان منصور پوری
کتابت و تزئین:	محمد اسجد قاسمی مظفر نگری
صفحات:	۵۹۰
قیمت:	۳۰۰/روپیہ
اشاعتِ اول:	جمادی الاولیٰ ۱۴۲۹ھ مطابق مئی ۲۰۰۸ء
نظرِ ثانی:	جمادی الثانیہ ۱۴۳۴ھ مطابق مئی ۲۰۱۳ء
ناشر:	المركز العلمی للنشر والتحقیق لال باغ مراد آباد
	09412635154 - 09058602750
تقسیم کار:	فرید بک ڈپو (پرائیویٹ لمیٹڈ) دہلی
	011-23289786 - 23289159



وضو کے مسائل

○ وضو مؤمن کا زیور ہے ----- ۱۳۷

www.besturdubooks.wordpress.com

- وضو سے گناہ صاف ----- ۱۳۸
- وضو کے ارکان ----- ۱۴۲
- پانی کس حد تک بہانا فرض ہے؟ ----- ۱۴۲
- چہرہ کی حدود ----- ۱۴۳
- آنکھ کے ظاہری حصہ کا دھونا فرض ہے ----- ۱۴۳
- ہونٹ کے ظاہری حصہ کو دھونا ضروری ہے ----- ۱۴۳
- گھنی بھوؤں کا حکم ----- ۱۴۴
- داڑھی اگر گھنی ہو ----- ۱۴۴
- دواء کے اوپر سے وضو ----- ۱۴۵
- مہندی اور رنگ ----- ۱۴۵
- نیل پالش اور لپ اسٹک ----- ۱۴۵
- پینٹ بدن پر لگ جائے ----- ۱۴۵
- ووٹ کی نشانی کا حکم ----- ۱۴۶
- کسی شخص کے زائد ہاتھ پیروں کے دھونے کا حکم ----- ۱۴۶
- زائد انگلی کا حکم ----- ۱۴۶
- لمبے ناخنوں کے نیچے پانی پہنچانا فرض ہے ----- ۱۴۷
- وضو میں کوئی حصہ خشک رہ گیا ----- ۱۴۷
- بارش کے قطرات پر مسح کی نیت سے ہاتھ پھیرنا ----- ۱۴۷
- ہتھیلی کی باقی ماندہ تری سے مسح کرنا ----- ۱۴۷
- دیگر اعضاء کے مستعمل پانی سے مسح درست نہیں ----- ۱۴۸
- تنگ انگوٹھی وغیرہ کو ہلانا ----- ۱۴۸
- جس کے ہاتھ مفلوج ہوں وہ طہارت کیسے کرے؟ ----- ۱۴۸

- وضو کی سنتیں ----- ۱۴۹
- وضو کی نیت ----- ۱۴۹
- بلا نیت وضو کا حکم ----- ۱۵۰
- وضو میں بسم اللہ کیسے پڑھیں؟ ----- ۱۵۰
- اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو کیا کرے؟ ----- ۱۵۱
- ایچ باتھ روم میں بسم اللہ؟ ----- ۱۵۱
- بڑے برتن سے پانی کیسے لیں؟ ----- ۱۵۱
- اعضاء وضو کا تین مرتبہ دھونا ----- ۱۵۲
- ایک عضو کے خشک ہونے کے بعد دوسرے عضو کو دھونا؟ ----- ۱۵۲
- وسوسہ کا مریض شک پر عمل نہ کرے ----- ۱۵۲
- انگلیوں میں خلال کرنے کا طریقہ ----- ۱۵۳
- داڑھی میں خلال کا مسنون طریقہ ----- ۱۵۳
- پورے سر پر مسح کرنے کا حکم ----- ۱۵۴
- سر دھونے سے مسح کا حکم ساقط ----- ۱۵۴
- کانوں کا مسح کیسے کریں؟ ----- ۱۵۴
- گردن کا مسح ----- ۱۵۵
- گلے کا مسح مشروع نہیں ----- ۱۵۵
- کانوں کے سوراخ میں ترانگی ڈالنا ----- ۱۵۵
- وضو کے دوران گفتگو کرنا ----- ۱۵۵
- وضو کرتے وقت اونچی جگہ بیٹھنا ----- ۱۵۵
- وضو کرانے میں دوسرے سے مدد لینا ----- ۱۵۶
- مسواک کی وجہ سے نماز کے ثواب میں اضافہ ----- ۱۵۶

- مسواک کس لکڑی کی ہو؟ ----- ۱۵۶
- اگر مسواک میسر نہ ہو ----- ۱۵۶
- عورتیں مسواک کا ثواب کیسے حاصل کریں ----- ۱۵۷
- مسواک کرنے کا طریقہ ----- ۱۵۷
- مسواک کتنی بڑی ہو؟ ----- ۱۵۸
- روزہ میں مسواک ----- ۱۵۸
- وضو کے بعد تویہ سے پونچھنا ----- ۱۵۸
- کان میں عطر کا پھایا رکھنے کی حالت میں وضو ----- ۱۵۸
- وضو کے بعد آسمان کی طرف نظر کر کے دعا کرنا ----- ۱۵۹
- وضو کا بچا ہوا پانی پینا ----- ۱۵۹

نواقض وضو

- وضو کو توڑنے والی چیزیں ----- ۱۶۰
- وضو میں انجکشن ----- ۱۶۰
- وضو میں گلوکوز کی بوتل چڑھانا ----- ۱۶۱
- تھوک میں خون کا اثر ----- ۱۶۱
- زکام اور دکھتی آنکھ سے نکلنے والے پانی کا حکم ----- ۱۶۱
- آنکھ سے بہنے والے صاف پانی کا حکم ----- ۱۶۲
- کان بہنا ----- ۱۶۲
- پستان یا ناف سے تکلیف کے ساتھ پانی نکلنا ----- ۱۶۲
- بلغم میں جما ہوا خون آئے ----- ۱۶۲
- بچہ کو دودھ پلانا ناقض وضو نہیں ----- ۱۶۳

- [illegible]

-
- وضو کے بعد بے ہودہ گفتگو ----- ۱۶۹
- وضو کے بعد ناپاک چیز کو ہاتھ لگانا ----- ۱۶۹
- وضو کے بعد سر وغیرہ منڈانا ----- ۱۷۰
- وضو کے بعد زخم کا کھر نٹ اتارنا ----- ۱۷۰

وضو کے مسائل

وضو مؤمن کا زیور ہے

شریعت میں وضو کی بہت اہمیت ہے، اس کے ذریعہ نظافت و طہارت کے علاوہ سب سے اہم فائدہ یہ ہے کہ قیامت میں وضو کرنے والے کے اعضاء مخصوص انداز میں روشن اور چمک دار ہوں گے، جنہیں دیکھ کر یہ پہچان ہوگی کہ یہ امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے افراد ہیں، حضرت ابو ہریرہ ؓ کی روایت ہے کہ نبی اکرم ؐ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ أُمَّتِي يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ فَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ.

میری امت کو قیامت کے دن اس حالت میں بلایا جائے گا کہ وضو کے اثر سے ان کی پیشانیاں اور دیگر اعضاء چمک رہے ہوں گے، پس جو شخص تم میں سے اپنی چمک لمبی کرنا چاہے تو کر لے۔

(بخاری شریف ۲۵۱۱ حدیث: ۱۳۶، مسلم

شریف ۱۲۶۱۱ حدیث: ۲۸۶، الترغیب

والتہذیب حدیث: ۲۸۶)

نیز ایک دوسری روایت میں نبی اکرم ؐ نے ارشاد فرمایا:

تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوءُ. (مسلم شریف ۱۷۲۱،

جہاں تک وضو کا پانی پہنچے گا وہیں تک مؤمن کی سجاوٹ پہنچے گی۔

الترغیب و التہذیب حدیث: ۲۸۷)

اور مسلم شریف میں روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ؐ قبرستان تشریف لائے اور آپ نے وہاں کے مرحومین کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”ایمان والی جماعت کی جگہ رہنے والو تم پر سلامتی ہو! اور ہم بھی اگر اللہ نے چاہا عنقریب تم سے ملنے والے ہیں، اور ہماری خواہش ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھ لیں۔“ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان سے یہ بات سن کر حاضرین صحابہ ؓ نے عرض کیا کہ: ”اے اللہ کے رسول! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟“ آپ نے ارشاد فرمایا کہ: ”تم تو میرے صحابہ ہو، میرے بھائی وہ لوگ ہیں جو

ابھی نہیں آئے۔ تو صحابہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ آپ کی امت کے جو لوگ ابھی موجود نہیں ہیں، ان کو آپ قیامت کے دن کیسے پہچانیں گے؟ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر کسی شخص کے ایسے گھوڑے ہوں جن کی پیشانیاں اور پاؤں سفید چمک دار ہوں اور وہ بالکل سیاہ کالے گھوڑوں میں رل مل جائیں تو کیا وہ شخص ان کے درمیان اپنے گھوڑوں کو نہیں پہچانے گا؟“ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فَبِأَنَّهُمْ يَأْتُونَ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنَ
الْوُضُوءِ وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ.
(مسلم شریف ۱۲۷/۱ حدیث: ۲۴۹)

وہ (بعد میں آنے والی امت) قیامت کے دن وضو کی
وجہ سے چمک دار پیشانی اور ہاتھ پاؤں کے ساتھ
آئیں گے اور میں حوض کوثر پر ان کا منتظر رہوں گا۔

(الترغیب والترہیب حدیث: ۲۸۸)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ: ”قیامت کے دن مجھے سب سے پہلے سجدہ کی اجازت ملے گی اور میں سب سے پہلے سر اٹھاؤں گا اور اپنے سامنے دیکھوں گا تو دیگر امتوں کے درمیان اپنی امت کے لوگوں کو پہچان لوں گا، یہی حال پیچھے، دائیں اور بائیں دیکھنے میں ہوگا۔“ تو ایک شخص نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر آپ کی امت تک بے شمار امتوں کے درمیان آپ اپنی امت کو کیسے پہچانیں گے؟ تو آپ نے یہ کلمات ارشاد فرمائے:

هُمْ غُرٌّ مُحَجَّلُونَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوءِ
لَيْسَ لِأَحَدٍ كَذَلِكَ غَيْرُهُمْ
وَأَعْرِفُهُمْ أَنَّهُمْ يُؤْتُونَ كُتُبَهُمْ
بِأَيْمَانِهِمْ وَأَعْرِفُهُمْ تَسْعَى بَيْنَ
أَيْدِيهِمْ دُرَيْتُهُمْ. (مسند أحمد ۱۹۹/۵)

وہ وضو کے اثر سے چمک دار اعضاء والے ہوں گے
اس طرح کی چمک ان کے علاوہ کسی اور کی نہیں ہوگی
اور میں اس سے بھی پہچان لوں گا کہ ان کے نامہ اعمال
ان کے داہنے ہاتھوں میں دے جائیں گے، نیز یہ بھی
پہچان ہوگی کہ ان کی اولادیں ان کے سامنے دوڑ رہی
ہوں گی۔

(الترغیب والترہیب حدیث: ۲۹۰)

ان روایات سے معلوم ہوا کہ وضو کا اہتمام آخرت میں روشنی کا باعث ہوگا؛ اس لئے اس سعادت کو حاصل کرنے کی نیت سے خوش دلی کے ساتھ وضو کا اہتمام کرنا چاہئے۔

وضو سے گناہ صاف

علاوہ ازیں وضو کرنے کا ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ وضو کے پانی کے قطرات سے آدمی کے چھوٹے موٹے گناہ بھی خود بخود جھڑ جاتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوْ الْمُؤْمِنُ
جَبَّ كُفَى مُسْلِمَانِ يَأْمُرُ بِمَنْ وَضُوهُ فِيهِمْ

فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ
خَطِيئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بَعَيْنِيهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ
مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ
خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ كَانَتْ
بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ
قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ
كُلُّ خَطِيئَةٍ مَسَّتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ
أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتَّى يَخْرُجَ
نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوبِ. (مسلم شریف

(۱۲۵/۱ حدیث: ۲۴۴)

دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے ٹپکنے والے آخری قطرہ
کے ساتھ وہ تمام گناہ نکل جاتے ہیں جس کو اس کی
آنکھوں نے دیکھا ہے، پھر جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے
تو اس کے ہاتھ سے ٹپکنے والے پانی کے آخری قطرے
کے ساتھ وہ سب گناہ جھڑ جاتے ہیں، جن کو اس کے
ہاتھوں نے پکڑ کر انجام دیا ہے، پھر جب وہ پیروں کو
دھوتا ہے تو اس کے پیروں کے پانی کے ساتھ ساتھ وہ
گناہ بھی دھل جاتے ہیں جنہیں اس نے پیروں سے
چل کر انجام دیا ہے، تا آن کہ وہ گناہوں سے بالکل
پاک صاف ہو کر (وضو سے) فارغ ہوتا ہے۔

امیر المومنین سیدنا حضرت عثمان غنی ؓ خاص طور پر سنت کے مطابق وضو کی عملی تعلیم دیا کرتے تھے،
ایک مرتبہ آپ نے وضو کا پانی منگا کر وضو فرمایا پھر ہنسنے لگے اور حاضرین سے فرمایا کہ: ”تم مجھ سے یہ کیوں نہیں
پوچھتے کہ میں کیوں ہنس رہا ہوں؟“ تو ان لوگوں نے سوال کیا کہ: ”اے امیر المومنین آپ کو کس بات نے
ہنسایا؟“ تو حضرت عثمان غنی ؓ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو اسی طرح وضو کے بعد ہنستے ہوئے
دیکھا تو آپ ﷺ نے بھی حاضرین سے یہی سوال کیا تھا کہ مجھ سے یہ کیوں نہیں پوچھتے کہ کس چیز نے مجھے
ہنسایا؟ تو صحابہ ؓ نے یہی سوال کیا، اس کے جواب میں نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا:

إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا دَعَا بِوَضُوءٍ فَغَسَلَ
وَجْهَهُ حَطَّ اللَّهُ عَنْهُ كُلَّ خَطِيئَةٍ
أَصَابَهَا بِوَجْهِهِ فَإِذَا غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ
كَانَ كَذَلِكَ فَإِذَا طَهَّرَ قَدَمَيْهِ كَانَ
كَذَلِكَ. (مسند احمد ۵۸/۱، الترغیب

والترہیب حدیث: ۲۹۴)

حضرت عمرو بن عبسہ سلمی ؓ فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں یہ سمجھتا تھا کہ سب لوگ گمراہی پر
ہیں اور ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے اور لوگ عام طور پر بتوں کی پوجا کرتے تھے، اسی درمیان مجھے یہ خبر ملی کہ
مکہ معظمہ میں ایک شخص ہیں جو غیب کی باتیں بتاتے ہیں، چنانچہ میں اپنی سواری پر سوار ہو کر ان کی خدمت میں
حاضر ہوا، تو وہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے جو اس وقت قوم کی طرف سے مخالفت کی وجہ سے روپوش تھے،

چنانچہ میں نے کسی ذریعہ سے آپ کی خدمت میں حاضری دی، اس کے بعد میں نے آپ ﷺ سے کچھ سوالات کئے اور جب مجھے اطمینان ہو گیا تو میں نے عرض کیا کہ میں آپ کی پیروی کرنا چاہتا ہوں، تو پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ اس وقت تم میرا اور لوگوں کا حال دیکھ رہے ہو، اس صورت حال کو تم برداشت نہیں کر سکتے؛ لہذا اس وقت اپنے گھر لوٹ جاؤ اور جب تم کو یہ اطلاع ملے کہ مجھے غلبہ ہو گیا تو میرے پاس آ جانا، چنانچہ میں اپنے گھر لوٹ آیا اور آپ کے بارے میں تحقیق کرتا رہا، تا آنکہ مدینہ سے آنے والی ایک جماعت کے ذریعہ مجھے معلوم ہوا کہ پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام مدینہ تشریف لائے ہیں اور لوگ بڑی تعداد میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو رہے ہیں، چنانچہ میں بھی مدینہ حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا آپ نے مجھے پہچان لیا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”تم وہی ہو جس نے مکہ معظمہ میں مجھ سے ملاقات کی تھی“، میں نے عرض کیا کہ جی میں وہی شخص ہوں، پھر میں نے درخواست کی کہ اے اللہ کے نبی! آپ مجھے وہ بات بتائیے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھائی ہے اور میں اس سے ناواقف ہوں، آپ مجھے نماز کے اوقات کے بارے میں بتائیے! (چنانچہ پیغمبر ﷺ نے پانچوں نمازوں کے اوقات بالتفصیل مجھے بتائے) اس کے بعد میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی: وضو کے بارے میں مجھے بتائیے، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے جو شخص بھی وضو کا پانی لے کر کلی کرے اور ناک میں پانی ڈالے پھر ناک سکے تو اس کے چہرہ، منہ اور ناک کے بانسوں سے گناہ جھڑ جاتے ہیں، پھر جب وہ اپنا چہرہ اس طرح دھوتا ہے جیسا اسے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے تو اس کے چہرہ کے گناہ داڑھی کے کناروں سے پانی کے ساتھ گر جاتے ہیں، پھر جب کہنیوں تک ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے دونوں ہاتھوں حتیٰ کہ پوروں کے گناہ پانی کے ساتھ بہہ جاتے ہیں، پھر جب سر پر مسح کرتا ہے تو اس کے سر کے گناہ بالوں کے کناروں سے پانی کے ساتھ جھڑ جاتے ہیں، پھر جب وہ ٹخنوں تک اپنے دونوں پیر دھوتا ہے تو اس کے دونوں پیروں حتیٰ کہ انگلیوں کے گناہ بھی پانی کے ساتھ جھڑ جاتے ہیں، پھر اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے اور اللہ تعالیٰ کی ایسی تعظیم کرے جو اس کی شایان شان ہو اور اپنے دل کو خالص اللہ کی طرف

مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقَرِّبُ وَضُوهُ
فَيَتَمَضَّمُ وَيَسْتَشِقُّ فَيَسْتَشِيرُ إِلَّا
خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ وَفِيهِ وَخَيَاشِيمِهِ
ثُمَّ إِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ
تَعَالَى إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ مِنْ
أَطْرَافِ لِحْيَتِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ
يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا
يَدَيْهِ مِنْ أُنْمَلِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَمْسَحُ
رَأْسَهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ
أَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ
قَلَمِيهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا
رِجْلَيْهِ مِنْ أُنْمَلِهِ مَعَ الْمَاءِ فَإِنْ هُوَ قَامَ
فَصَلَّى فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهُ
بِالَّذِي هُوَ لَهُ أَهْلٌ وَفَرَّغَ قَلْبَهُ لِلَّهِ إِلَّا

انْصَرَفَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ
 اُمُّهُ. (مسلم شریف حدیث: ۸۳۲ ملخصاً)

متوجہ کرے تو وہ اپنی غلطیوں سے پاک ہو کر اس طرح لوٹتا
 ہے جیسا کہ آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا ہو۔

اسی روایت میں آگے یہ بھی ہے کہ حضرت عمرو بن عبسہ ؓ نے جب یہ حدیث صحابی رسول حضرت
 ابو امامہ ؓ کو سنائی تو انہیں بڑا تعجب ہوا، چنانچہ انہوں نے فرمایا کہ عمرو بن عبسہ ؓ! غور کرو، تم کیا کہہ رہے
 ہو، کیا ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے کسی آدمی کو اتنا ثواب حاصل ہو سکتا ہے؟ یہ سن کر حضرت عمرو بن عبسہ ؓ فرمانے
 لگے کہ: ”ابو امامہ! مجھ پر بڑھاپا آ گیا میری ہڈیاں کمزور ہو چلیں اور میری وفات کا وقت قریب آ چکا اس حالت
 میں مجھے اللہ یا اس کے رسول پر جھوٹ بولنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، اگر میں نے یہ حدیث پیغمبر ﷺ سے
 ایک دو نہیں؛ بلکہ کم از کم سات مرتبہ نہ سنی ہوتی تو میں کبھی بھی اسے بیان نہ کرتا؛ لیکن بات یہ ہے کہ میں نے
 اس سے زیادہ مرتبہ یہ بات پیغمبر ﷺ سے سن رکھی ہے۔“ (مسلم شریف حدیث: ۸۳۳)

ان روایات سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ وضو کے ذریعہ انسان کتنی سعادتیں حاصل کر سکتا ہے؛ لیکن یہ
 ضروری ہے کہ وضو کامل مکمل ہو اور اعضاء مغسولہ کا کوئی بھی حصہ تر ہونے سے نہ رہ جائے، اور وضو کرتے وقت
 سنن و آداب کی پوری رعایت رکھی جائے، اور موسم ناموافق کیوں نہ ہو، پھر بھی مکمل وضو کا اہتمام کیا جائے، اس
 پر احادیث میں بڑی بشارتیں سنائی گئی ہیں۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ
 نے ارشاد فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ غلطیوں کو مٹاتے ہیں اور
 درجات بلند فرماتے ہیں، صحابہ نے عرض کیا کہ ضرور بتائیے! تو آں حضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ
 الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ
 الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَذَلِكَ الرِّبَاطُ
 فَذَلِكَ الرِّبَاطُ فَذَلِكَ الرِّبَاطُ.

ناگواری کے باوجود مکمل وضو کرنا، مسجد کی طرف زیادہ
 سے زیادہ قدم اٹھانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا
 انتظار کرنا، یہ تمہارے لئے سرحدوں پر پہرہ داری
 ہے۔ (یہ جملہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا)

(مسلم شریف ۱۲۷/۱ حدیث: ۲۵۱)

(الترغیب والترہیب ۳۰۴)

رباط کے معنی ”پہرہ دینے“ کے آتے ہیں، اور یہاں مطلب یہ ہے کہ ان اعمال کی وجہ سے معاصی
 اور شیطانی اثرات سے حفاظت رہتی ہے۔

حضرت حمران ؓ فرماتے ہیں کہ ایک سخت سردی کی رات میں نماز کے لئے جاتے وقت حضرت
 عثمان غنی ؓ نے وضو کا پانی طلب فرمایا، چنانچہ میں پانی لے کر حاضر ہوا، تو آپ نے اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ

ایک مرتبہ دھوئے، میں نے (بطور شفقت) عرض کیا کہ حضرت! بس اتنا ہی کافی ہے، آپ فرض وضو فرما چکے ہیں اور رات بہت زیادہ ٹھنڈی ہے، اس لئے زیادہ مبالغہ مت فرمائیے، یہ سن کر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

لَا يَسْبِغُ عَبْدٌ الْوُضُوءَ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ. (رواہ البزار، الترغیب والترہیب حدیث: ۲۹۵)

جو شخص بھی کامل (تین تین مرتبہ) وضو کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف فرمادیں گے۔

اس لئے ہر موسم میں وضو کا اہتمام لازم ہے، اس میں ایسی جلد بازی مناسب نہیں ہے کہ سنن و آداب کی رعایت نہ رکھی جاسکے یا کوئی فرض ادا ہونے سے رہ جائے۔

ایک روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ پیغمبر ﷺ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ ان کی ایڑیاں خشک رہنے کی وجہ سے چمک رہی ہیں، تو آپ نے ارشاد فرمایا:

وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ، أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ. (مسلم شریف ۱۲۵/۱ حدیث: ۱۲۵/۱)

تباہی ہے (خشک رہ جانے والی) ایڑیوں کی آگ سے، اچھی طرح وضو کیا کرو۔

(۲۴۱، ابو داؤد شریف: ۹۷)

ذیل میں وضو سے متعلق چند اہم مسائل پیش کئے جاتے ہیں؛ تاکہ صحیح وضو کی طرف رہنمائی ہو سکے۔
ملاحظہ فرمائیں:

وضو کے ارکان

وضو میں چار فرض ہیں: (۱) پورا چہرہ دھونا (۲) کہنیوں تک ہاتھ دھونا (۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا (۴) ٹخنوں تک پیروں کا دھونا۔ قَالَ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ﴾. (المائدہ: ۶، طحاوی ۳۱-۳۳)

پانی کس حد تک بہانا فرض ہے؟

شرعاً دھونے کا مفہوم اس وقت تک متحقق نہ ہوگا جب تک کہ کم از کم وضو کے عضو کو تر کرنے کے بعد اس سے دو قطرے نہ ٹپکیں، اگر اس قدر بھی تقا طر نہیں ہوا تو دھونے کا فرض ادا نہیں ہوگا۔

مثلاً کسی شخص نے برف وغیرہ سے ہاتھ پیر کوتر کر لیا اور کوئی قطرہ نہیں پڑکا تو یہ کافی نہیں۔ غسل الوجه أى إسالة الماء مع التقاطر ولو قطرة. وفى الفيض: أقله قطرتان فى الأصح. (درمختار) وفى الشامى: يدل عليه صيغة التفاعل ثم لا يخفى أن هذا بيان للفرض الذى لا يجزئ أقل منه لأنه فى صدد بيان الغسل المفروض.

(شامی زکریا ۲۰۹/۱ بیروت ۱۸۷/۱-۱۸۸، مراقی الفلاح ۳۲)

چہرہ کی حدود

لمبائی میں پیشانی کی ابتداء سے لے کر ٹھوڑی کے نچلے حصے یعنی نیچے کے جھاڑے تک (بشرطیکہ داڑھی گھنی نہ ہو) اور چوڑائی میں ایک کان کی لو سے لے کر دوسرے کان کی لو تک چہرہ کا دھونا وضو میں فرض ہے۔ من مبدأ سطح جبهته الخ إلى أسفل ذقنه أى منبت أسنانه السفلى طولاً كان عليه شعر أم لا الخ، وما بين شحمتي الأذنين عرضاً.

(درمختار زکریا ۲۱۰/۱، بیروت ۱۸۸/۱-۱۸۹، مراقی الفلاح ۳۲)

آنکھ کے ظاہری حصہ کا دھونا فرض ہے

آنکھ کے اندر پانی پہنچانا تو فرض نہیں؛ لیکن آنکھ کے باہری حصہ میں اور پلکوں کو نیز آنکھ کے اس گوشہ کو جو ناک سے ملا ہوا ہے دھونا فرض ہے۔ (حتی کہ اگر آنکھ سے کیچڑ نکل کر آنکھ کے ظاہری گوشہ میں جم جائے تو اس کیچڑ کو ہٹا کر پانی پہنچانا ضروری ہوگا) وإیصال الماء داخل العينين ساقط، فقد روى عن أبي حنيفة رحمه الله تعالى: لا بأس بأن يغسل الرجل الوجه وهو مغمض عينيه الخ. (لمحيط البرهانی ۱۶۱/۱) فيجب غسل المياقي الخ، لا غسل باطن العينين الخ. (درمختار) وفى البحر: لو رمدت عينه فرمست يجب إيصال الماء تحت الرمض إن بقى خارجاً بتغميض العين وإلا فلا. (شامی زکریا ۲۱۰/۱، بیروت ۱۸۹/۱)

ہونٹ کے ظاہری حصہ کو دھونا ضروری ہے

منہ بند کرنے کے بعد ہونٹ کا جو حصہ ظاہر رہ جاتا ہے اس کا دھونا فرض ہے۔ وما يظهر من

الشفة عند انضمامها. (درمختار) أشار بصيغة الانفعال إلى أن المراد ما يظهر عند انضمامها الطبيعي لا عند انضمامها بشدة وتكلف، وكذا لو غمض عينيه شديداً لا يجوز. (بحر) لكن نقل العلامة المقدسي في شرحه على نظم الكنز: أن ظاهر الرواية الجواز، وأقره في الشرنبلالية. (شامی زکریا ۲۱۱/۱، بیروت ۱۸۹/۱، مرقی الفلاح ۳۵)

گھنی بھووں کا حکم

اگر کسی شخص کی بھویں اتنی گھنی ہوں کہ اوپر سے کھال نظر نہ آتی ہو تو ان کے اوپر سے پانی بہا دینا کافی ہے، کھال تک پہنچانا ضروری نہیں، یہی حکم گھنی داڑھی اور مونچھ کا بھی ہے؛ البتہ اگر کھال دکھائی دیتی ہو تو اوپر سے پانی بہا دینا کافی نہ ہوگا۔ لا غسل - إلی قوله - وأصول شعر الحاجبين واللحية والشارب. (درمختار) يحمل هذا على ما إذا كانا كثيفين، أما إذا بدت البشرة فيجب كما يأتي له قريباً عن البرهان، وكذا يقال في اللحية والشارب. (شامی زکریا ۲۱۱/۱، بیروت ۱۸۰/۱)

داڑھی اگر گھنی ہو

اگر داڑھی کے بال اتنے گھنے ہوں کہ اندر کی کھال باہر سے نہ دکھائی دے تو وضو کے لئے اندر کھال تک پانی پہنچانا ضروری نہیں ہے؛ بلکہ سامنے کے بالوں کو اوپر سے دھونا کافی ہے۔ پھر اس میں تفصیل یہ ہے کہ داڑھی کے جو بال چہرے کی محاذات میں آتے ہیں ان کا دھونا فرض ہے، اور جو بال ٹھوڑی کے نیچے لٹک جائیں ان کا دھونا سنت ہے۔ (امداد الاحکام ۳۴۳/۱)

ثم لا خلاف أن المسترسل لا يجب غسله ولا مسحه بل يسن، وأن الخفيفة التي تری بشرتها يجب غسل ما تحتها. (درمختار) وفي الشامي: أما المستورة فساقت غسلها للخرج. (شامی بیروت ۱۹۴/۱، زکریا ۲۱۶/۱) ويجب غسل ظاهر اللحية الكثّة في أصح ما يفتى به (نور الإيضاح) وعلل في الطحطاوي: لقيامها مقام البشرة لتحول الفرض إليها. (مرقی الفلاح مع الطحطاوي بیروت ۲۵)

دواء کے اوپر سے وضو

زخم پر دوا یا چوننا لگایا تھا زخم اچھا ہونے کے بعد دوا یا چوننا جسم سے ایسے چمٹ گیا کہ بلامشقت اس کا چھڑانا دشوار ہے یا سردی سے ہاتھ پیروں میں پڑ جانے والے شکاف میں دوا بھر دی اور اب اسے نکالنا باعثِ تکلیف ہے، تو ان صورتوں میں دوا کے اوپر سے پانی بہا دینا کافی ہے، زخم کریدنے کی ضرورت نہیں ہے۔ (امداد الاحکام ۳۳۵/۱) قال فی نور الإیضاح: ولو ضره غسل شقوق رجله جاز إمرار الماء على الدواء الذي وضعه فيها. قال الطحطاوی: ثم محل جواز إمرار الماء على الدواء إذا لم يزد على رأس الشقاق فإن زاد تعین غسل ما تحت الزائد كما فی ابن أمیر حاج ومثله فی الدر عن المجتبیٰ، لكن ينبغي أن يقيد بعدم الضرر كما لا يخفى أفاده بعض الأفاضل. (الطحطاوی ۳۷)

مہندی اور رنگ

مہندی یا ایسا رنگ جس میں پرت نہ ہو اس کے بدن پر لگے رہنے سے وضو میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔ ولا یضر بقاء أثر کلون وریح الخ. (شامی زکریا ۵۳۷/۱)

نیل پالش اور لپ اسٹک

نیل پالش (وہ رنگین روغن جو عورتیں اپنے ناخن پر لگاتی ہیں) لگانے سے ناخنوں تک پانی نہیں پہنچتا؛ لہذا وضو کرتے وقت اس کا چھڑانا ضروری ہے ورنہ پاکی حاصل نہ ہوگی۔ اسی طرح ہونٹوں پر لگائی جانے والی لپ اسٹک اگر تہہ دار ہو تو وضو کے لئے اس کا بھی صاف کرنا ضروری ہے، اس کے بغیر وضو اور غسل صحیح نہ ہوگا۔ وقیل إن صلباً منع وهو الأصح. (درمختار) وفي الشامی: صرح به فی شرح المنیة وقال: لامتناع نفوذ الماء مع عدم الضرورة والخرج. (شامی بیروت ۲۵۹/۱، زکریا ۲۸۹/۱)

پینٹ بدن پر لگ جائے

”پینٹ“ جو بدن میں پانی کے نفوذ سے مانع ہوتا ہے اس کے بدن پر لگے رہنے کی حالت میں غسل یا وضو صحیح نہ ہوگا۔ وقیل أن صلباً منع وهو الأصح. (درمختار زکریا ۲۸۹/۱)

ووٹ کی نشانی کا حکم

ووٹ دیتے وقت علامت کے طور پر انگلی پر جو روشنائی لگائی جاتی ہے، جس کا اثر کئی دنوں تک رہتا ہے وہ چوں کہ تہہ دار نہیں ہوتی؛ اس لئے اس کے لگے رہنے کی حالت میں غسل اور وضو درست ہے۔ ولا یضر بقاء اثر کلون وریح فلا یکلف فی إزالته إلی ماء حارٍ أو صابون ونحوہ۔ (شامی زکریا ۵۳۷/۱)

نوٹ: بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ اس روشنائی کو چھڑاتے وقت معمولی سی پرت اترتی ہے، اس لئے یہ وضو سے مانع ہوگی، بریں بنا احتیاط اس میں ہے کہ اس روشنائی کو جلد از جلد چھڑانے کی کوشش کی جائے؛ لیکن کوشش کے باوجود اگر چھوٹ نہ سکے تو اسی حالت میں وضو اور غسل جائز اور درست ہو جائے گا۔ ویعفی أثر شق زوالہ بأن یحتاج فی إخراجہ إلی نحو الصابون۔ (مجمع الأنهر ۹۰/۱) والمراد بالأثر اللون والريح، فإن شق إزالتهما سقطت الخ۔ (البحر الرائق ۲۳۷/۱)

کسی شخص کے زائد ہاتھ پیروں کے دھونے کا حکم

بالفرض اگر کسی شخص کے ایک جانب دو ہاتھ یا دو پیر ہوں تو اگر دونوں میں برابر طاقت ہے بایں طور کہ وہ ان دونوں سے پکڑنے اور چلنے کا کام لیتا ہے تو دونوں کا دھونا فرض ہے، اور اگر ان میں سے ایک کارآمد ہے دوسرا بے کار ہے تو صرف کارآمد کو دھونا فرض ہوگا بے کار کو دھونا فرض نہ ہوگا۔ ولو خلق له يدان ورجلان، فلو يبطش بهما غسلهما، ولو ياحداهما فہی الأصلية فيغسلها۔ (درمختار بیروت ۱۹۵/۱، زکریا ۲۱۸/۱)

زائد انگلی کا حکم

ہاتھ یا پیر کی زائد انگلیوں کو دھونا بھی فرض ہے۔ وكذا الزائدة إن نبتت من محل

الفرض إصبع وكف زائدین۔ (درمختار بیروت ۱۹۶، زکریا ۲۱۸/۱)

لمبے ناخنوں کے نیچے پانی پہنچانا فرض ہے

اگر ناخن اتنے بڑھے ہوئے ہوں کہ انگلیوں کا سر ان کے اندر چھپ جائے تو جب تک انگلیوں کے سرے تک پانی نہ پہنچایا جائے وضو درست نہ ہوگا۔ **إن الظفر إذا كان طويلاً بحيث يستر رأس الأنملة يجب إيصال الماء إلى ما تحته وإن كان قصيراً لا يجب.** (المحيط البرهانی ۱/۱۶۳، مراقی الفلاح ۳۵)

وضو میں کوئی حصہ خشک رہ گیا

وضو کرتے ہوئے کوئی حصہ اگر سوئی کی نوک کے بقدر بھی خشک رہ گیا تو وضو درست نہ ہوگا؛ البتہ ناخن کے اندر جم جانے والے فطری میل کچیل کی وجہ سے ناخنوں کی جڑوں میں اگر براہ راست پانی نہ پہنچے تب بھی وضو درست ہو جاتا ہے۔ **ولا يمنع الدرن أي وسخ الأظفار.** (مراقی الفلاح ۳۵، شامی بیروت ۱/۲۵۹، زکریا ۱/۲۸۸)

بارش کے قطرات پر مسح کی نیت سے ہاتھ پھیرنا

اگر کوئی شخص وضو میں مسح کرنا بھول گیا؛ لیکن پھر اتفاقاً سر پر بارش کی بوندیں تین انگلی یا ان سے زیادہ کے بقدر پڑ گئیں تو بھی مسح کا فرض ادا ہو جائے گا۔ (خواہ ہاتھ سر پر پھیرا ہو یا نہ پھیرا ہو) **وإذا نسي المتوضئ مسح الرأس فأصابه المطر مقدار ثلاث أصابع فمسحه بیده أو لم يمسحه أجزاءه عن مسح الرأس؛ لأن الله تعالى وصف الماء بكونه طهوراً والطهور الطاهر بنفسه المطهر لغيره فلا يتوقف حصول التطهير على فعل يكون منه.** (المحیط البرہانی ۱/۱۶۵، درمختار زکریا ۱/۲۱۳، بیروت ۱/۱۹۲)

ہتھیلی کی باقی ماندہ تری سے مسح کرنا

اگر کسی شخص نے ہاتھ میں پانی لے کر چہرہ یا کہنی پر ڈالا تو اس ہتھیلی میں رہ جانے والی تری سے سر پر مسح کرنا درست ہے۔ **ولو كان في كفه بلل فمسح به رأسه أجزاءه - إلى قوله - أما بلل الكف ماء لم يسقط به فرض الغسل لأن فرض غسل الأعضاء أقيم**

بالماء الذى زایل العضو لا بالبلل الذى على الكف فلم يصبر هذا البلل مستعملاً
فجاز أن یقام به فرض مسح الرأس . (المحیط البرهانی ۱/۱۶۶) او بلل باق بعد غسل
على المشهور . (درمختار زکریا ۱/۲۱۳، بیروت ۱۹۲/۱)

دیگر اعضاء کے مستعمل پانی سے مسح درست نہیں

اگر ہاتھ یا چہرہ دھونے کے بعد اس سے ٹپکنے والے مستعمل پانی سے سر کا مسح کیا تو درست
نہیں ہوگا؛ چوں کہ جس پانی سے ایک مرتبہ طہارت حاصل ہو چکی اس سے دوبارہ طہارت حاصل نہ
ہوگی۔ وإذا نسی أن یمسح رأسه فأخذ من لحيته ماءً ومسح به رأسه لا یجوز؛ لأن
هذا مسح بماء مستعمل . (المحیط البرهانی ۱/۱۶۶) عن أبی حنیفة وأبی یوسف: أنه
إذا مسح رأسه بفضل غسل ذراعیه لم یجز إلا بماء جدید لأنه قد تطهر به مرة.
(شامی زکریا ۱/۲۱۳، بیروت ۱۹۲/۱)

تنگ انگوٹھی وغیرہ کو ہلانا

اگر کسی شخص نے تنگ انگوٹھی پہن رکھی ہو تو وضو میں اس کو ہلانا ضروری ہے؛ تاکہ اندر تک
پانی پہنچ جائے۔ (اسی طرح اگر عورت نے تنگ بند، یا لونگ پہن رکھی ہو تو غسل کرتے وقت اس کو
حرکت دینا ضروری ہوگا؛ تاکہ اندر تک پانی پہنچ جائے) اور اگر انگوٹھی وغیرہ تنگ نہ ہو تو ان کا حرکت
دینا مستحب ہے، ضروری نہیں ہے۔ وإن كان فی إصبعه خاتم إن كان واسعاً لا یجب
تحریكه ولا نزعہ، وإن كان ضيقاً ففي ظاهر رواية أصحابنا رحمهم الله تعالى
لا بد من نزعہ أو تحریكه . (المحیط البرهانی ۱/۱۶۳، مرقی الفلاح ۲/۴۲) وتحریك خاتمه
الواسع ومثله القرط، كذا الضيق إن علم وصول الماء وإلا فرض .

(درمختار بیروت ۱/۲۲۵، زکریا ۱/۲۵۰)

جس کے ہاتھ مفلوج ہوں وہ طہارت کیسے کرے؟

جس شخص کے دونوں ہاتھ مفلوج ہوں اور وہ وضو اور تیمم پر قادر نہ ہو تو اس کو چاہئے کہ جس

طرح بھی ہو سکے اپنے ہاتھ کہنیوں تک زمین سے مس کرے، اسی طرح اپنا چہرہ دیوار سے مس کرے، یہی عمل اس کی طہارت کے لئے کافی ہوگا اور اس کے لئے نماز چھوڑنے کی اجازت نہ ہوگی۔ وإن كانت يداه كلتاهما قد شلتا ولا يستطيع الوضوء والتيمم، قال: يمسح يده على الأرض يعني ذراعيه مع المرفقين، ويمسح وجهه على الحائط، ويجزئ ذلك عنه ولا يدع الصلاة على كل حال. (المحيط البرهاني ۱/۱۷۳)

وضو کی سنتیں

وضو کی سنتیں یہ ہیں: (۱) نیت کرنا (۲) تسمیہ (بسم اللہ الرحمن الرحیم) پڑھنا (۳) ابتداء میں تین مرتبہ گٹوں تک ہاتھ دھونا (۴) مسواک کرنا (۵) تین مرتبہ کلی کرنا (۶) تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالنا (۷) منہ اور ناک کی صفائی میں مبالغہ کرنا (یہ سنت روزہ دار کے لئے نہیں ہے) (۸) داڑھی میں خلال کرنا (۹) انگلیوں میں خلال کرنا (۱۰) تمام اعضاء وضو کو تین مرتبہ دھونا (۱۱) پورے سر کا مسح کرنا (۱۲) کانوں کا مسح کرنا (۱۳) ترتیب وار وضو کرنا (یعنی جو ترتیب قرآن و سنت میں وارد ہے اسی کے مطابق وضو کرنا) (۱۴) پے در پے اعضاء وضو پر پانی بہانا (یعنی ایک عضو کے سوکھنے سے قبل اگلے عضو کو دھولینا، یہ سنتیں متفق علیہ ہیں۔ اور بہت سے علماء نے دہنی طرف سے ابتداء، ہاتھ اور پیر میں انگلیوں کی طرف سے دھونے کا اہتمام، گردن کا مسح، رگڑ کر دھونے وغیرہ کو بھی سنت کہا ہے۔ (الدر المختار مع الشامی ذکر یا ۲۱۸-۲۳۸)

وضو کی نیت

وضو کرنے سے پہلے وضو کی نیت کرنا سنت مؤکدہ ہے اور نیت کا مطلب دل میں یہ ارادہ کرنا ہے کہ میں حکم خداوندی کی تعمیل یا طہارت کے حصول یا ان عبادات کے حلال ہونے کی غرض سے یہ عمل کر رہا ہوں جن کی ادائیگی طہارت کے بغیر میرے لئے درست نہیں ہے، اور ان الفاظ کا زبان سے کہنا ضروری نہیں؛ بلکہ دل میں استحضار کافی ہے۔ البدایة بالنية أى نية عبادة لا تصح إلا

بالطهارة كوضوء أو رفع حدثٍ أو امتثال أمرٍ. (در مختار) ولا يخفى أن الأصوب أن يقول: أو وضوءٍ، بالعطف على عبادةٍ، وما ذكره من الاكتفاء بنية الوضوء هو ما جزم به في الفتح وأيده في البحر والنهر الخ. (شامی زکریا ۲۲۳/۱، بیروت ۱۹۹/۱-۲۰۰)

بلانیت وضو کا حکم

اگر کسی شخص نے وضو کی نیت کے بغیر وضو کر لیا مثلاً کسی نے اسے پانی میں دھکا دے دیا اور خود بخود اس کے اعضاء وضو دھل گئے، تو اس کا وضو شرعاً معتبر ہو جائے گا اس سے نماز وغیرہ پڑھ سکتا ہے، لیکن وضو کا ثواب نہیں ملے گا؛ اس لئے کہ نیت کے بغیر جو وضو ہو وہ عبادت میں شمار نہیں۔ وقال الدبوسی فی أسرارہ: وكثير من مشائخنا يظنون أن المأمور به من الوضوء يتأدى من غير نية، وهذا غلط فان المأمور به عبادة والوضوء بغیر نية ليس بعبادة. وفي مبسوط شيخ الاسلام: لا كلام في أن الوضوء المأمور به لا يحصل بدون النية، لكن صحة الصلاة لا تتوقف عليه لأن الوضوء المأمور به غير مقصود، وإنما المقصود الطهارة وهي تحصل بالمأمور به وغيره لأن الماء مطهر بالطبع.

(شامی زکریا ۲۲۴/۱، بیروت ۲۰۱/۱)

وضو میں بسم اللہ کیسے پڑھیں؟

وضو کے شروع میں اللہ تعالیٰ کا نام لینا مطلقاً مسنون ہے اور بعض احادیث شریفہ میں اس موقع پر درج ذیل الفاظ کی فضیلت وارد ہے: ”بسم اللہ والحمد للہ“. اس لئے ان کلمات کا اہتمام کرنا بہتر ہے۔ عن أبی ہریرۃ ؓ قال: قال رسول اللہ ﷺ: ”يا أبا هريرة إذا توضأت فقل ”بسم اللہ والحمد للہ“ فإن حفظتک لا تبرح تكتب لک الحسنات حتی تحدث من ذلک الوضوء“. (طبرانی صغیر ۳۱/۱ حدیث: ۱۹۶، اعلاء السنن بیروت ۴۳/۱، شامی زکریا ۲۲۷/۱، بیروت ۲۰۳/۱)

اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو کیا کرے؟

اگر کوئی شخص وضو کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو بہتر یہ ہے کہ جب یاد آئے تو ”بسم اللہ اولہ و آخرہ“ پڑھے۔ قال الشامی بحثاً: ویؤیدہ ما نقلہ العینی فی شرح الہدایۃ عن بعض العلماء: أنه إذا سُمی فی أثناء الوضوء أجزاءً.

(شامی زکریا ۲۲۸/۱، بیروت ۲۰۵/۱)

اٹیچ باتھ روم میں بسم اللہ؟

اٹیچ باتھ روم میں اگر نجاست سامنے نہ ہو تو وضو کرتے وقت زبان سے بھی ”بسم اللہ“ پڑھ سکتے ہیں؛ لیکن اگر نجاست ظاہر ہو تو زبان سے بسم اللہ نہ پڑھیں؛ بلکہ دل دل میں پڑھ لیں، اسی طرح ستر کھلے ہوئے ہونے کی حالت میں زبان سے بسم اللہ پڑھنا منع ہے۔ (مستفاد: إلا حال انکشاف وفي محل نجاسة فيسمى بقلبه. وفي الشامی: ولا يحرك لسانه تعظيماً لإسم الله تعالى. (درمختار و شامی زکریا ۲۲۷/۱، بیروت ۲۴۰/۱، تحفۃ اللمعی، افادات: حضرت الاستاذ مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری ۲۰۲/۱)

بڑے برتن سے پانی کیسے لیں؟

اگر کسی بڑی بالٹی یا ڈرم وغیرہ میں پانی رکھا ہوا ہے اور وہ ڈرم اتنا بڑا ہے کہ اسے ہلایا نہیں جاسکتا اور کوئی ایسا برتن وغیرہ بھی نہیں ہے جس کے ذریعہ سے اس میں سے پانی نکالا جائے، تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ اولاً بائیں چلو سے پانی لے کر دائیں ہاتھ کو گٹے تک دھوئے، اس کے بعد دائیں چلو سے پانی لے کر بائیں ہاتھ دھوئے؛ تاکہ داہنے سے ابتداء کی سنت ادا ہو سکے۔ قال فی النہر: ثم كيفية هذا الغسل أن الإناء إن أمكن رفعه غسل اليمنى ثم اليسرى ثلاثاً، وإن لم يمكن لكن معه إناء صغير فكذاك، وإلا أدخل أصابع يده اليسرى مضمومة دون الكف وصب على اليمنى ثم يدخلها ويغسل اليسرى. (شامی زکریا ۲۳۱/۱، بیروت ۲۰۷/۱)

نوٹ: اور اگر مذکورہ صورت میں اس شخص کے ہاتھ ناپاک ہوں اور وہ خود چلو سے پانی نہ لے سکتا ہو

تو اسے چاہئے کہ کسی دوسرے شخص سے جس کے ہاتھ پاک ہوں پانی نکلوا کر اولاً اپنے ہاتھ پاک کرے، اگر یہ ممکن نہ ہو تو کوئی پاک کپڑا پانی میں ڈال کر اس سے ٹپکنے والے پانی سے اپنے ہاتھ کو پاک کرے، اگر اس کا بھی انتظام نہ ہو تو خود اپنے منہ میں براہ راست پانی لے کر کلی کر کے اپنا ہاتھ پاک کرے اور پھر وضو کرے، اگر بالفرض یہ بھی نہ ہو سکے تو اب تیمم کر کے نماز پڑھ لے اسی طرح اس کی نماز درست ہو جائے گی بعد میں اعادہ کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ (شامی زکریا ۲۳۱/۱-۲۳۲، بیروت ۲۰۸/۱)

اعضاء وضو کا تین مرتبہ دھونا

اعضاء وضو کو تین تین مرتبہ دھونا سنت ہے، بلا ضرورت اس سے زائد مرتبہ نہیں دھونا چاہئے؛ لیکن اگر شک ہو جائے کہ کتنی مرتبہ دھویا ہے تو اطمینان قلب کے لئے زائد دھونے میں حرج نہیں ہے۔ ویسن تثلیث الغسل فمن زاد أو نقص فقد تعدی وظلم کما ورد فی السنة إلا لضرورة (مراقی الفلاح) وفي الطحطاوی: بأن زاد لطمأنينة قلبه عند الشک فلا بأس به. (طحطاوی کراچی ۴۰، درمختار زکریا ۲۴۰/۱، بیروت ۲۱۶/۱)

ایک عضو کے خشک ہونے کے بعد دوسرے عضو کو دھونا؟

وضو کرتے وقت اعضاء کو پے در پے دھونا مسنون ہے، یعنی ایک عضو کے خشک ہونے سے پہلے پہلے دوسرا عضو دھولیا جائے؛ لیکن اگر کسی وجہ سے اعضاء پے در پے نہ دھوئے جاسکے، مثلاً وضو کرتے وقت پانی ختم ہو گیا اور مزید پانی لانے سے پہلے اعضاء خشک ہو گئے، تو اب از سر نو وضو کرنا ضروری نہیں؛ بلکہ ما بقیہ اعضاء دھولینے سے بھی وضو بلاشبہ درست ہو جائے گا۔ والولاء بکسر الواو، وغسل المتأخر أو مسحه قبل جفاف الأول بلا عذر، حتی لو فني مائه فمضی لطلبه لا بأس به. (درمختار مع الشامی زکریا ۲۴۵/۱، کفایت لمفتی ۲۶۷/۲، احسن الفتاویٰ ۱۴/۲)

وسوسہ کا مریض شک پر عمل نہ کرے

جس شخص کو وہم کی بیماری ہو اور اسے بار بار اعضاء وضو کے دھونے کے بعد بھی اطمینان نہ

ہوتا ہو، اس پر لازم ہے کہ تین مرتبہ سے زیادہ ہرگز نہ دھوئے اور شک پر عمل نہ کرے (ورنہ وسوسہ ڈالنے والا شیطان اسے کبھی چین سے رہنے نہ دے گا) اور اگر تین مرتبہ کے بعد پانی بہا تا رہے گا تو شکی شخص گنہگار بھی ہوگا۔ قوله: لطمانيئة القلب لأنه أمر بترك ما يريه إلی ما لا يريه، وينبغي أن يقيد هذا بغير الموسوس، أما هو فيلزمه قطع مادة الوسوس عنه وعدم التفاته إلى التشكيك لأنه فعل الشيطان، وقد أمرنا بمعاداته ومخالفته.

(شامی زکریا ۲۴۰/۱، بیروت ۲۱۶/۱)

انگلیوں میں خلال کرنے کا طریقہ

ہاتھ کی انگلیوں میں خلال کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک ہاتھ کی ہتھیلی دوسرے ہاتھ کی پشت پر رکھ کر تر انگلیاں ایک دوسرے میں ڈال دی جائیں۔ جب کہ پیروں میں خلال کرنے کے لئے بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی استعمال کریں، اور بہتر ہے کہ دائیں پیر کی چھوٹی انگلی سے خلال کی ابتداء کر کے بائیں پیر کی چھوٹی انگلی پر ختم کریں۔ وتخليل (أصابع) اليدين بالتشبيك والرجلين بخنصر يده اليسرى بادئاً بخنصر رجله اليمنى (در مختار) وفي الشامی: وكيفيته كما قاله الرحمتي: أنه يجعل ظهراً لبطن لئلا يكون أشبه باللعب.

(شامی بیروت ۲۱۴/۱، زکریا ۲۳۹/۱)

داڑھی میں خلال کا مسنون طریقہ

داڑھی میں خلال کرنے کی مسنون صورت یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو گلے کی طرف کر کے تر انگلیوں کو ٹھوڑی کے نیچے لے جا کر داڑھی کے درمیان سے اوپر کو نکال دیں۔ قال الشامی: أقول لكن روى أبوداؤد (۱۹/۱) عن أنس ؓ "كان ﷺ إذا توضأ أخذ كفاً من ماء تحت حنكته فخلل به لحيته وقال: بهذا أمرني ربّي". ذكره في البحر وغيره. والمتبادر فيه إدخال اليدين أسفل بحيث يكون كف اليد لداخل من جهة العنق وظهرها إلى خارج الخ، ثم اعلم أن هذا التخليل باليد اليمنى كما صرح به في

الحلية. (شامی بیروت ۲۱۴/۱، زکریا ۲۳۸/۱)

پورے سر پر مسح کرنے کا حکم

حنفیہ کے نزدیک اگرچہ مسح کا فرض چوتھائی سر پر مسح کرنے سے ادا ہو جاتا ہے؛ لیکن اہتمام کے ساتھ پورے سر کا ایک مرتبہ مسح کرنا سنت ہے، اور اگر کوئی شخص اس سنت کی ادائیگی میں بلا عذر لا پرواہی برتے تو گنہگار ہوگا، اور پورے سر پر مسح کرنے کے لئے اتنا کافی ہے کہ اپنی ہتھیلیاں اور انگلیاں پیشانی پر رکھ کر گدی تک لے جائیں اور پھر انگلیوں سے کانوں پر مسح کر لیں، اور بعض لوگوں نے جو یہ طریقہ لکھا ہے کہ مسح کرتے وقت انگلیوں اور ہتھیلیوں کو الگ رکھا جائے؛ تاکہ مستعمل پانی کہیں نہ لگے، تو محققین فقہاء کے نزدیک اس طریقہ کا التزام بے اصل ہے۔ ومسح کل رأس مرة مستوعبة، فلو تركه وداوم عليه أثم. (درمختار) قال الزيلعي: وتكلموا في كيفية المسح، والأظهر أن يضع كفيه وأصابعه على مقدم رأسه ويمدهما إلى القفا على وجه يستوعب جميع الرأس ثم يمسح أذنيه بأصبعيه، وما قيل من أنه يجافى المسبحتين والإبهامين ليمسح بهما الأذنين والكفين ليمسح بهما جانبي الرأس خشية الاستعمال، فقال في الفتح: لا أصل له في السنة، لأن الاستعمال لا يثبت قبل الانفصال؛ والأذنان من الرأس. (شامی زکریا ۲۴۳/۱، بیروت ۲۱۸/۱)

سر دھونے سے مسح کا حکم ساقط

اگر کوئی شخص وضو کرتے ہوئے سر پر مسح کرنے کے بجائے اسے دھو ڈالے تو ایسا کرنا مکروہ ہے؛ لیکن یہ دھونا مسح کے قائم مقام ہو جائے گا اب الگ سے مسح کی ضرورت نہیں ہے۔ وإذا غسل الرأس مع الوجه أجزاءه عن المسح هكذا ذكر شيخ الإسلام، لأن في الغسل مسحاً وزيادة ولكن يكره لأنه خلاف ما أمر به. (المحيط البرهاني ۱۷۶/۱)

کانوں کا مسح کیسے کریں؟

کانوں کا حکم سر کے تابع ہے؛ لہذا بہتر یہ ہے کہ جس پانی سے سر کا مسح کیا جائے اسی سے

کانوں پر مسح کی سنت ادا کی جائے، تاہم اگر کوئی شخص سر پر مسح کرنے کے بعد کانوں کے لئے الگ پانی لے تو بھی درست ہے۔ قال الرافعی: الذی یشہر فی ہذہ المسئلة أن مسح الأذنین سنة وكونه بماء الرأس سنة أخرى عندنا، فقول الخلاصة: لو أخذ للأذنين ماءً جديداً فهو حسن لا اشكال فيه الخ. (رافعی علی الشامی زکریا ۱۸/۱)

گردن کا مسح

سر اور کانوں کے ساتھ گردن کا مسح بھی اٹنے ہاتھوں سے مستحب ہے۔ ومستحبہ الخ ومسح الرقبة بظہر یدیه. (درمختار زکریا ۱۱/۲۴۷-۲۴۸، بیروت ۲۲۲/۱)

گلے کا مسح مشروع نہیں

وضو میں گلے پر مسح کرنا ثابت نہیں ہے؛ بلکہ خلاف سنت اور بدعت ہے۔ لا الحلقوم لأنه بدعة. (درمختار زکریا ۱۱/۲۴۸، بیروت ۲۲۲/۱)

کانوں کے سوراخ میں ترانگی ڈالنا

کانوں کے مسح کے وقت دونوں سوراخوں میں تر چھوٹی انگلی ڈالنا مستحب ہے۔ وإدخال خنصره المبلولة صماخ أذنيه عند مسحهما. (درمختار زکریا ۱۱/۲۴۹، بیروت ۲۲۳/۱)

وضو کے دوران گفتگو کرنا

وضو کے درمیان لوگوں سے بات چیت کرنا پسندیدہ نہیں ہے الا یہ کہ بروقت بات کرنے کی ضرورت ہو۔ وعدم التکلم بکلام الناس إلا لحاجة تفوته. (درمختار زکریا ۱۱/۲۵۰، بیروت ۲۲۵/۱)

وضو کرتے وقت اونچی جگہ بیٹھنا

مستحب ہے کہ اونچی جگہ بیٹھ کر وضو کیا جائے؛ تاکہ مستعمل پانی کی چھینٹوں سے حفاظت ہو۔ والجلوس فی مکان مرتفع تحرزاً عن الماء المستعمل.

(درمختار زکریا ۱۱/۲۵۰-۲۵۱، بیروت ۲۲۵/۱)

وضو کرانے میں دوسرے سے مدد لینا

اگر کوئی شخص لوٹے وغیرہ میں پانی لے کر کسی دوسرے شخص کو وضو کرائے تو اس میں کوئی کراہت نہیں؛ البتہ دوسرے شخص سے وضو میں اس طرح مدد لینا کہ وہی دوسرا شخص ہاتھ لگا کر اعضاء کو دھوئے اور وہی مسح کرے تو ایسا کرنا بلا عذر مکروہ ہے، اور عذر کی وجہ سے ہو تو کوئی حرج نہیں۔ قال الشامی بحثاً: وحاصله أن الاستعانة في الوضوء إن كانت بصب الماء أو استقائه أو إحضاره فلا كراهة بها أصلاً ولو بطلبه، وإن كانت بالغسل والمسح فتكره بلا عذر. (شامی زکریا ۲۵۱/۱، بیروت ۲۲۵/۱)

مسواک کی وجہ سے نماز کے ثواب میں اضافہ

صحیح حدیث سے یہ بات ثابت ہے کہ جو نماز مسواک کر کے پڑھی جائے وہ بغیر مسواک والی نمازوں سے ستر گنا زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ عن عائشة رضي الله تعالى عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: فضل الصلاة بالسواك على الصلاة بغير سواك سبعين ضعفاً. (رواه أحمد وأبو يعلى وابن خزيمة والحاكم وقال صحيح على شرط مسلم، المتجر الرابع في ثواب العمل الصالح للدمياطی ۳۵)

مسواک کس لکڑی کی ہو؟

پیلو کی مسواک افضل ہے، اس کے بعد زیتون کا درجہ ہے، اور انار اور بانس کی مسواک سے فقہاء نے منع کیا ہے، نیم کی مسواک میں بھی کوئی حرج نہیں؛ بلکہ طبی اعتبار سے وہ مفید ہے۔ وفي النهر: ويستاك بكل عود إلا الرمان والقصب. وأفضله الأراك ثم الزيتون. (شامی بیروت ۲۱۱/۱، زکریا ۲۳۵/۱)

اگر مسواک میسر نہ ہو

اگر مسواک دستیاب نہ ہو سکے تو ضرورتاً ہاتھ کی انگلی یا ٹوتھ برش دانتوں پر رگڑنے سے

مسواک کا ثواب حاصل ہو جائے گا؛ لیکن مسواک میسر ہونے کی صورت میں مذکورہ چیزوں سے سنت کا ثواب نہ ملے گا۔ وتقوم الإصبع أو الخرقه الخشنة مقامه عند فقده أو عدم أسنانه في تحصيل الثواب لا عند وجوده. (البحر الرائق ۲۱/۱، درمختار بیروت ۲۱۱/۱،

زکریا ۲۳۶/۱، مرقاة شرح مشکوٰۃ بیروت ۸۰/۲)

عورتیں مسواک کا ثواب کیسے حاصل کریں

جس طرح مردوں کے لئے مسواک کرنا مسنون ہے، اسی طرح عورتوں کے لئے بھی مسواک کرنا سنت ہے؛ تاہم اگر کسی عورت کے دانت طبعی نزاکت کی وجہ سے مسواک کے متحمل نہ ہوں اور وہ مسواک کی نیت سے کوئی گوند یا مناسب منجن دانت کی صفائی کے لئے استعمال کر لے تو اسے انشاء اللہ مسواک کا ثواب حاصل ہو جائے گا۔ ظاہر الأخبار استواء الرجال والنساء في استئنان السواك. (كما يقوم العلك مقامه للمرأة) أي في الثواب إذا وجدت النية، وذلك أن المواظبة تضعف أسنانها فيستحب لها فعله. (شامی

بیروت ۲۱۲/۱، زکریا ۲۳۶/۱، سعایہ ۱۱۸/۱، بحوالہ امداد الفتاویٰ ۲۹/۱)

مسواک کرنے کا طریقہ

مسواک دائیں ہاتھ سے اس طرح پکڑی جائے کہ چھوٹی انگلی نیچے کے سرے پر اور انگوٹھا اوپر کی جانب ہو اور بقیہ انگلیاں درمیان میں ہوں، پھر منہ کی چوڑائی میں دانتوں پر مسواک پھیری جائے، دائیں جانب سے ابتداء کریں اور تین مرتبہ پانی میں بھگو کر یہی عمل کریں۔ والمستحب فيه ثلاث بثلاث مياه - إلى قوله - بأن يبيله في كل مرة. (شامی بیروت ۲۱۰/۱، زکریا ۲۳۴/۱) وندب إمساكه بيميناه - إلى قوله - ويستاك عرضاً لا طولاً، (درمختار) والسنة في كيفية أخذه أن يجعل الخنصر أسفله والإبهام أسفل رأسه وباقي الأصابع فوقه، كما رواه ابن مسعود رضي الله عنه. (شامی بیروت ۲۱۰/۱، زکریا ۲۳۴/۱)

مسواک کتنی بڑی ہو؟

مسواک ہاتھ کی چھوٹی انگلی کے برابر موٹی اور ابتداء میں ایک باشت لمبی رکھنا مستحب ہے، بعد میں چھوٹی ہو جانے میں کوئی حرج نہیں۔ (فی غلظ الخنصر و طول شبر) الظاهر أنه فی ابتداء استعماله فلا یضر نقصه بعد ذلك بالقطع منه لتسويته۔ (شامی بیروت

(۲۱۰/۱، زکریا ۲۳۴/۱)

روزہ میں مسواک

روزہ کی حالت میں بھی ہر وضو میں مسواک کرنا سنت ہے روزہ دار کے منہ کی جو بواللہ تعالیٰ کو پسند ہے مسواک اس سے مانع نہیں ہے۔ ولا بأس بالسواک الرطب بالغداة والعشی للصائم لقوله ﷺ: ”خير خلال الصائم السواک“۔ (ہدایہ ۲۲۱/۱، ہندیہ ۱۹۹/۱)

وضو کے بعد تولیہ سے پونچھنا

وضو کے بعد تولیہ وغیرہ سے پونچھنے میں کوئی حرج نہیں، مگر بہتر یہ ہے کہ زیادہ مبالغہ نہ کرے؛ تاکہ وضو کا اثر باقی رہے۔ ومن الآداب تعاهد موقیہ - إلى قوله - والتمسح بمندیل. وفي الشامی: إلا أنه ينبغي أن لا یبالغ ولا یستقصی فیبقى أثر الوضوء علی أعضائه۔ (شامی بیروت ۲۳۱/۱، زکریا ۲۵۶/۱-۲۵۷)

کان میں عطر کا پھایا رکھنے کی حالت میں وضو

عطر کا پھایا اگر کان کے گوشے میں رکھا ہے تو مسح کرتے وقت اس کو ہٹانا سنت ہے اور اگر کان کے سوراخ میں رکھا ہے تو نکالنا مستحب ہے۔ مستفاد: وإدخال الإصبع فی صماخ أذنيه أدبٌ وليس بسنة هو المشهور۔ (المحیط البرہانی ۱۷۷/۱، امداد الفتاویٰ ۳۵/۱)

وضو کے بعد آسمان کی طرف نظر کر کے دعا کرنا

وضو سے فراغت کے بعد آسمان کی طرف نظر اٹھا کر کلمہ شہادت اور یہ دعاء پڑھنا مسنون ہے: **اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ**۔ (اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں اور پاکیزہ رہنے والے لوگوں میں شامل فرما) (آسمان کی طرف نظر اٹھانے کی صراحت ابوداؤد شریف کی ایک روایت میں ہے) عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: ”من توضأ فأحسن الوضوء ثم قال: ”أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده ورسوله، اللهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين“، فتحت له أبواب الجنة الثمانية يدخل من أيها شاء“۔ (ترمذی شریف ۱۸۱۱ وغیرہ) وزاد أبو داؤد: ثم رفع نظره إلى السماء۔ (ابوداؤد شریف ۲۳/۱)

وضو کا بچا ہوا پانی پینا

وضو کرنے کے بعد اس کا بچا ہوا پانی پینا مستحب ہے اور اس میں کھڑے ہو کر پانی پینے کی ضرورت نہیں ہے، بیٹھ کر پانی پینے سے بھی یہ مستحب ادا ہو جائے گا؛ البتہ یہ پانی کھڑے ہو کر پینے کی بھی اجازت ہے۔ یہی حکم زمزم کے پانی کا ہے کہ اس کو کھڑے ہو کر پینا زیادہ سے زیادہ مستحب ہے ضروری نہیں، اسے بیٹھ کر بھی پی سکتے ہیں۔ وأن يشرب بعده من فضل وضوئه كماء زمزم مستقبل القبلة قائماً أو قاعداً وفيما عداهما يكره قائماً تنزيهاً۔ (درمختار بیروت ۲۲۸/۱، زکریا ۲۵۴/۱) وقال الشامي بحثاً: والحاصل أن انتفاء الكراهة في الشرب قائماً في هذين الموضوعين محل كلام فضلا عن استحباب القيام فيهما ولعل الأوجه عدم الكراهة إن لم نقل بالاستحباب لأن ماء زمزم شفاء وكذا فضل الوضوء۔ (شامی بیروت ۲۲۹/۱، زکریا ۲۵۵/۱)



نواقض وضو

وضو کو توڑنے والی چیزیں

مجموعی طور پر درج ذیل وجوہات سے وضو ٹوٹ جاتا ہے:

- (۱) آگے پیچھے کی شرم گاہ سے کسی چیز کا عادت کے طور پر ٹکنا (مثلاً پاخانہ، پیشاب، ریا ح، منی، ندی وغیرہ) (۲) اگلی کچھلی شرم گاہ سے خلاف عادت کسی چیز کا ٹکنا (مثلاً استحاضہ کا خون، کیڑا، کنکری وغیرہ) (۳) بدن کے کسی حصہ سے نجاست کا ٹکنا (مثلاً خون، پیپ، مواد، یا بیماری کی وجہ سے نجس پانی ٹکنا) (۴) منہ بھر کرتے (۵) نیند (جس سے اعضاء مضطرب ہو جائیں) (۶) بے ہوشی، پاگل پن اور نشہ (۷) رکوع سجدہ والی نماز میں قہقہہ (۸) مباشرتِ فاحشہ (یعنی بلا کسی رکاوٹ کے شرم گاہ کا شرم گاہ سے ملانا، خواہ مرد کا عورت سے ہو یا مرد کا مرد سے، یا عورت کا عورت سے) (فخص از: مسائل بہشتی زیور مرتبہ: ڈاکٹر مفتی عبدالواحد صاحب از ۲۰ تا ۲۱)
- ذیل میں اس سلسلہ کے مزید مسائل ذکر کئے جاتے ہیں:

وضو میں انجکشن

اگر وضو کی حالت میں جسم میں انجکشن لگایا اور اس سے سوئی کے اندر خون نہیں آیا، جیسا کہ گوشت اور کھال میں لگنے والے انجکشن میں ہوتا ہے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹا، اور اگر انجکشن لگاتے وقت سوئی میں بہہ پڑنے کی مقدار میں خون آجائے جیسا کہ کبھی کبھی رگ میں لگائے جانے والے انجکشن کے دوران ہوتا ہے تو اس سے وضو ٹوٹ جائے گا۔ کما لو مصت علقۃ فامتلاء بحیث لو شقت لسال منها الدم کذا فی الحلبي۔ (طحطاوی ۴۸، حکذا فی الدر المختار) وقال الشامي: والظاهر أن الامتلاء غیر مقید لأن العبرة للسیلان۔ (شامی بیروت ۲۴۱/۱، زکریا ۲۶۸/۱)

وضو میں گلوکوز کی بوتل چڑھانا

گلوکوز کی بوتل چڑھتے وقت اگر اس کی نلکی یا سوئی کے حصہ میں خون آجائے تو وضو ٹوٹ جائے گا، اور اگر خون رگ سے اوپر بالکل نہ آئے؛ بلکہ صرف گلوکوز کا پانی اندر جاتا رہے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔ مستفاد: وکذا ينقصه علقه مصت عضواً وامتلاّت من الدم ومثلها القراد إن كان كبيراً لأنه حينئذ يخرج منه دم مسفوح سائل.

(درمختار بیروت ۲۴۱/۱، زکریا ۲۶۸/۱، ہندیہ ۱۱/۱)

تھوک میں خون کا اثر

اگر دانت یا منہ سے خون نکلا اور خون کی سرخی تھوک پر غالب آگئی یعنی تھوک بالکل سرخ ہو گیا، تو وضو ٹوٹ جائے گا، اور اگر تھوک صرف زرد ہو تو خون مغلوب ہے اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔ وينقصه دم مائع من جوف أو فم غلب على بزاق حكماً للغالب أو ساواه احتياطاً لا ينقصه المغلوب بالبزاق. (درمختار) وعلامة كون الدم غالباً أو مساوياً أن يكون البزاق أحمر وعلامة كونه مغلوباً أن يكون أصفر.

(شامی بیروت ۲۴۰/۱، زکریا ۲۶۷/۱)

زکام اور دکھتی آنکھ سے نکلنے والے پانی کا حکم

سخت زکام کے وقت ناک سے نکلے والا پانی اور آنکھ دکھتے وقت نکلنے والے صاف آنسو ناقض وضو نہیں ہیں؛ البتہ اگر یہ محقق ہو جائے کہ یہ پانی کسی اندرونی زخم سے آ رہا ہے تو یقیناً وضو ٹوٹ جائے گا۔ قال فی الفتح: وهذا التعلیل يقتضى أنه أمر استحباب فإن الشك والاحتمال لا يوجب الحكم بالنقض إذا اليقين لا يزول بالشك نعم إذا علم بإخبار الأطباء أو بعلامات تغلب على ظن المبتلى يجب. (البحر الرائق ۳۳/۱، تالیفات

رشیدیہ ۲۴۴، احسن الفتاویٰ ۲۱/۲، بہشتی زیور ۵۱/۱)

آنکھ سے بہنے والے صاف پانی کا حکم

تیز روشنی، دھوپ کی تپش، پیاز کاٹنے، جمائی آنے، کھانسی آنے، سرمہ کی تیزی، یا سلائی آنکھ پر لگ جانے کی وجہ سے آنکھ سے نکلنے والے پانی سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ کما لا ينقص لو خرج من أذنه ونحوها كعينه وثديه قيح ونحوه كصدید وماء سرّة وعین لا بوجع. (درمختار بیروت ۲۵۰/۱، زکریا ۲۷۹/۱، فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ۱۳۶/۱، رحیمیہ ۲۷۶/۴)

کان بہنا

اگر کان سے مواد یا خون بہا اور وہ اس حصہ تک آ گیا جہاں دھونا غسل میں فرض ہے تو وضو ٹوٹ گیا، اور اگر کان سے صرف پانی نکلا تو یہ دیکھا جائے گا کہ یہ پانی تکلیف کے ساتھ نکلا ہے یا بلا تکلیف، اگر بلا تکلیف نکلا ہے تو وضو نہیں ٹوٹا، اور اگر تکلیف کے ساتھ نکلا ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ قال الشامی ناقلاً عن البحر: بل الظاهر إذا كان الخارج قيحاً أو صديداً لنقص، سواء كان مع وجع أو بدونه لأنهما لا يخرجان إلا عن علة، نعم هذا التفصيل حسن في ما إذا كان الخارج ماءً ليس غير. (شامی زکریا ۲۷۹/۱، بیروت ۲۵۱/۱)

پستان یا ناف سے تکلیف کے ساتھ پانی نکلنا

اگر عورت یا مرد کے پستان یا ناف سے کسی اندرونی بیماری کی وجہ سے پانی نکلا تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ الدم والقيح والصدید وماء الجرح والنفطة وماء البشرة والشدی والعین والأذن لعلّة سواء على الأصح - إلى قوله - وظاهره أن المدار على الخروج لعلّة وإن لم يكن معه وجع. (شامی زکریا ۲۸۰/۱، بیروت ۲۵۱/۱)

بلغم میں جما ہوا خون آئے

اگر بلغم یا ناک کی ریٹ میں تھوڑا بہت جما ہوا خون باہر آ جائے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا؛ البتہ اگر بہتا ہوا خون نکلے یا جما ہوا خون منہ بھر کر نکلے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ والحاصل أنه

إما أن يكون من الرأس أو من الجوف علقاً أو سائلاً، فالنازل من الرأس إن علقاً لم ينقض اتفاقاً، وإن سائلاً نقض اتفاقاً، والصاعد من الجوف إن علقاً فلا اتفاقاً ما لم يملأ الفم النخ. (شامی بیروت ۲۳۹/۱، زکریا ۲۶۶/۱، ہندیہ ۱۱/۱)

بچہ کو دودھ پلانا ناقض وضو نہیں

اگر کوئی عورت وضو کرنے کے بعد اپنے بچہ کو دودھ پلائے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا، کیوں کہ اس سے کوئی نجاست خارج نہیں ہوتی۔ مستفاد: وینقضہ خروج کل خارج نجس بالفتح ویکسر منه ای من المتوضی الحی۔ (درمختار بیروت ۲۳۴/۱، زکریا ۲۶۰/۱، امداد الفتاویٰ ۴۱/۱)

زخم سے صرف کیڑا باہر آ گیا

اگر زخم سے کیڑا اس طرح باہر نکل آئے کہ اس پر نجاست (خون، مواد) کا اثر نہ ہو تو محض کیڑا نکلنے سے وضو نہ ٹوٹے گا۔ الدودة الخارجة عن رأس الجرح لا تنقض الوضوء۔ (فتاویٰ عالمگیری ۱۱/۱، درمختار بیروت ۲۳۷/۱، زکریا ۲۶۴/۱)

شرم گاہ سے کیڑا یا پتھری نکلنا

اگر آگے یا پیچھے کے راستے سے کیڑا یا پتھری وغیرہ نکلے تو اس سے وضو ٹوٹ جائے گا خواہ نکلنے والی چیز پر نجاست کا اثر ہو یا نہ ہو۔ لأن خروج الدودة والحصاة منهما ناقض إجماعاً كما في الجوهرة۔ (درمختار بیروت ۲۳۷/۱، زکریا ۲۶۳/۱)

شرم گاہ میں روئی رکھنا

کسی شخص نے پیشاب کے قطرات کے خوف سے احلیل (شرم گاہ کے سوراخ) میں روئی رکھی اور پیشاب کے قطرات مثانہ سے نکل کر روئی تک پہنچ گئے؛ لیکن تری کا اثر اندر ہی رہا، باہر ظاہر نہ ہوا تو وضو نہ ٹوٹے گا، اور اگر تری کا اثر باہر ظاہر ہو جائے یا تر روئی باہر نکال لی جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ كما ينقض لو حشا إحليله بقطنه وابتل الطرف الظاهر النخ، وكذا

الحکم فی الدبر والفرج الداخل وإن ابتل الطرف الداخل لا ینقض ولو سقطت
فإن رطبة انتقض وإلا لا. (درمختار بیروت ۲۵۲/۱، زکریا ۲۸۰/۱-۲۸۱)

بواسیر کے مسے اور کانچ باہر آنا

اگر کانچ یا بواسیر کے مسے واضح طور پر باہر آجائیں اور ان میں نجاست ظاہر ہو تو وضو ٹوٹ
جائے گا۔ فی البحر عن الحلوانی: أنه إن تیقن خروج الدبر تنقض طهارته
بخروج النجاسة من الباطن إلى الظاهر، وبه جزم فی الإمداد.

(شامی بیروت ۲۵۳/۱، زکریا ۲۸۲/۱)

مذی اور ودی کا خروج

مذی (شہوت کے وقت پیشاب کے راستہ سے نکلنے والا لیس دار مادہ) اور ودی (پیشاب
کے بعد نکلنے والا سفید مادہ) کے خروج سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، مگر غسل واجب نہیں ہوتا۔ لا عند
مذی أو ودی بل الوضوء منه ومن البول جميعاً. (درمختار بیروت ۲۷۲/۱، زکریا ۳۰۴/۱)

گرمی دانے اگر پھوٹ جائیں

گرمی کے موسم میں بدن پر جو باریک دانے نکل آتے ہیں اگر پھوٹنے کے بعد ان کا پانی
خود نہ بہے؛ بلکہ ہاتھ یا کپڑا لگنے سے پھیل جائے تو وضو نہیں ٹوٹے گا، اور اگر خود بخود بہہ پڑے تو
وضو ٹوٹ جائے گا۔ وإن قشرت نفطة وسال منها ماء أو صديد أو غيره إن سال عن
رأس الجرح نقض وإن لم يسال لا ینقض. (احسن الفتاویٰ ۲۸/۲-۲۹، عالمگیری ۱۱/۱)

کیا اپنا ننگا بدن دیکھنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

بدن کا چھپا ہوا حصہ کھل جانے یا مکمل برہنہ ہو جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا، عوام میں ننگے بدن
کو دیکھ کر وضو ٹوٹنے کی بات جو مشہور ہے وہ محض غلط ہے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل ۳۱/۲)

منہ بھر کر قے

اگر بیک وقت کھانے یا خون وغیرہ کی منہ بھر کر قے ہو یا ایک ہی دفعہ کی متلاہٹ کے برقرار رہتے ہوئے تھوڑی تھوڑی کئی مرتبہ قے ہو کر اتنی مقدار ہو جائے جو منہ بھرنے کے بقدر ہو تو اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، اگر منہ بھرنے کے بقدر نہیں ہے تو وضو نہیں ٹوٹے گا؛ البتہ خالص بلغم کی قے سے وضو نہیں ٹوٹتا خواہ بلغم کتنا ہی زیادہ ہو۔ وینقصہ قی ملأ فاه الخ، من مرة الخ، أو علق أى سوداء الخ، أو طعام الخ، لا ینقصہ قی من بلغم علی المعتمد أصلاً الخ. ویجمع متفرق القی ویجعل کفی واحد لاتحاد السبب وهو الغثیان عند محمد وهو الأصح. (درمختار بیروت ۲۳۸/۱-۲۴۱، زکریا ۲۶۹/۱)

کون سی نیند ناقض وضو ہے؟

اگر آدمی اس طرح سو جائے کہ اس کے اعضاء ڈھیلے پڑ جائیں اور قوتِ ماسکہ (خروجِ ریح کو قابو میں رکھنے والی صلاحیت) زائل ہو جائے مثلاً لیٹ کر سوئے تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔ وینقصہ حکماً نوم یزیل مسکتہ أى قوته الماسكة بحيث تنزل مقعلته من الأرض وهو النوم علی أحد جنبیه أو ورکیه أو قفاه أو وجهه. (درمختار بیروت ۲۴۳/۱، زکریا ۲۷۰/۱)

بیٹھے بیٹھے ٹیک لگا کر سونا

اگر بیٹھے بیٹھے دیوار یا تکیہ یا گاڑی کی سیٹ سے ٹیک لگا کر اس طرح بے خبر سو گیا کہ اگر سہارا ہٹا دیا جائے تو گر پڑے تو ظاہرِ مذہب یہ ہے کہ وضو نہ ٹوٹے گا؛ لیکن متاخرین فقہاء احناف نے ایسی صورت میں احتیاطاً وضو ٹوٹنے کا فتویٰ دیا ہے، اور اگر ایسی بے خبری کی نیند نہیں ہے تو بالاتفاق وضو نہ ٹوٹے گا۔ قال المحقق ابن الهمام: ظاهر المذهب عن أبی حنیفة عدم النقص بهذا الاستناد ما دامت المقعدة متمسكة للأمن من الخروج، والانتقاض مختار الطحاوی اختاره المصنف والقُدوری لأن مناط النقص الحدث لا عين النوم، فلما خفی بالنوم أو یر الحکم علی ما ینتهض مظنة له ولذا لم ینقض نوم

القائم والراکع والساجد ونقض فی المضطجع لأن المظنة منه ما يتحقق معه الاسترخاء على الكمال وهو فی المضطجع لا فيها وقد وجد فی هذا النوم من الاستناد إذا لا یمسكه إلا السند، وتمکن المقعدة مع غاية الاسترخاء لا یمنع الخروج إذ قد يكون الدافع قویاً خصوصاً فی زماننا لكثرة الأكل فلا یمنعه الامسكة الیقظة. (فتح القدیر ۴۷۱-۴۸)

وقال الإمام محمد فی المبسوط عن ابی حنیفة: وأما إذا نام مضطجعاً أو متکناً فإن ذلك ینقض الوضوء. (المبسوط ۵۸۱)

سجدہ کی حالت میں نیند آنا

اگر کسی شخص کو سنت کے مطابق سجدہ (کہ اس کا پیٹ ران سے الگ ہو اور بازو زمین پر ٹکے ہوئے نہ ہوں) کی حالت میں نیند آجائے تو اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔ اسی طرح نماز کے دوران قیام و قعود کی حالت میں سونے سے بھی وضو نہیں ٹوٹتا؛ البتہ اگر رانوں کو پیٹ سے ملا کر اور بازو زمین پر ٹیک کر سجدہ کیا (جو مرد کے لئے ہیئت مسنونہ کے خلاف ہے) تو اس حالت میں سونے سے وضو ٹوٹ جائے گا۔ وفي المحيط: إنما لا ینقض نوم الساجد إذا كان رافعاً بطنه عن فخذیه جافياً عضدیہ عن جنبیه وإن ملتصقاً بفخدیہ معتمداً علی ذراعیه فعلیہ الوضوء. (مجمع الأنهر ۲۱۱، رد المحتار بیروت ۲۴۳/۱، زکریا ۲۷۱/۱)

عورت کا سجدہ کی حالت میں سونا

اگر عورت ران کو پیٹ سے ملا کر سجدہ کرے (جو اس کے حق میں افضل اور استر ہے) تو اس حالت میں سونے سے اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔ قال ط: وظاهره أن المراد الهيئة المسنونة فی حق الرجل لا المرأة. (شامی بیروت ۲۴۳/۱، زکریا ۲۷۱/۱)

اُونگھتے اُونگھتے گر جانا

کوئی شخص ٹیک لگائے بغیر بیٹھے اُونگھ رہا تھا اور اسی حالت میں ایک طرف کو گر گیا، تو اگر

گرنے سے قبل یا گرتے وقت متنبہ ہو گیا تو وضو نہیں ٹوٹے گا؛ لیکن اگر گرنے کے بعد آنکھ کھلی تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ ولو نام قاعداً يتمایل فسقط، إن انتبه حين سقط فلا نقض به يفتى۔ (درمختار) وفي الشامي: أي عند إصابة الأرض بلا فصل، شرح منيه، أو كذا قبل السقوط أو في حال السقوط أما لو استقر ثم انتبه نقض لأنه وجد النوم مضطجعاً. (شامی بیروت ۲۴۵/۱، زکریا ۲۷۲/۱)

بیمار شخص لیٹ کر نماز پڑھتے ہوئے سو جائے

بیماری اور ضعف کی وجہ سے لیٹ کر نماز پڑھنے والا شخص اگر دوران نماز سو جائے تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔ تتمہ: لو نام المريض وهو يصلي مضطجعاً قيل لا تنقض طهارته كالنوم في السجود والصحيح النقض كما في الفتح وغيره زاد في السراج وبه نأخذ. (شامی بیروت ۲۴۴/۱، زکریا ۲۷۲/۱)

بے ہوشی ناقض وضو ہے

اگر کوئی شخص بے ہوش ہو جائے یا اس پر غشی طاری ہو جائے تو بہر صورت اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔ وينقضه إغماء ومنه الغشى. (درمختار) وفي الشامي: ثم لما كان سلب الاختيار في الإغماء أشد من النوم كان ناقضاً على أي هيئة كان بخلاف النوم. (شامی بیروت ۲۴۶/۱، زکریا ۲۷۴/۱)

پاگل پن ناقض وضو ہے

اگر کسی شخص پر جنون اور دیوانگی طاری ہو جائے تو اس کا وضو باقی نہ رہے گا۔ وينقضه - إلى قوله - وجنون الخ. (درمختار) وفي الشامي: والإطلاق دال على أن القليل من كل منهما ناقض لأنه فوق النوم مضطجعاً. (شامی بیروت ۲۴۶/۱، زکریا ۲۷۴/۱)

نشہ چڑھنے سے نقض وضو

شراب یا افیون وغیرہ کے استعمال سے جب کسی شخص پر اتنا نشہ چڑھ جائے کہ اس کی چال

اپنی حالت پر برقرار نہ رہے اور اس کی زبان سے اکثر بہکی بہکی باتیں نکلنے لگیں تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا، اور اگر نشہ معمولی ہو تو وہ ناقض وضو نہیں ہے۔ وینقضہ - إلی قوله - وسکر بأن یدخل فی مشیتہ تمایل ولو بأکل الحشیشة. (درمختار) ونقل الشامی: قال بل یغلب علیہ فیہذی فی اکثر کلامہ ولا شک أنه إذا وصل إلی هذه الحالة فقد دخل فی مشیتہ اختلال والتقیید بالأكثر یفید أن النصف من کلامہ لو استقام لا یكون سکران وقد رجحوا قولہما فی الأبواب الثلاثة. (شامی بیروت ۱/۲۴۶، زکریا ۱/۲۷۴)

نماز میں آواز سے ہنسنا

اگر کسی شخص کو رکوع سجدہ والی نماز میں اتنی آواز سے ہنسی آگئی کہ اس کے قریب کھڑا ہونے والا شخص اسے سن سکتا ہو تو اس کا وضو باقی نہیں رہے گا اور نماز بھی باطل ہو جائے گی۔ اور اگر اس طرح ہنسا کہ اس کی آواز صرف خود کو محسوس ہو دوسرے کو سنائی نہ دے تو وضو نہ ٹوٹے گا؛ لیکن نماز باطل قرار پائے گی۔ اور اگر صرف مسکرایا، آواز بالکل نہیں نکلی تو نہ وضو ٹوٹا اور نہ نماز گئی۔ وینقضہ - إلی قوله - (وقہقہة) وہی ما یسمع جیرانہ (بالغ) ولو امرأة سہواً الخ. یصلی الخ. صلاة كاملة الخ. (درمختار) وفي الشامی: واحترز به عن الضحك وهو لغة أعم من القہقہة. واصطلاحاً: ما كان مسموعاً له فقط فلا ینقض الوضوء بل یبطل الصلاة. وعن التبسم وهو ما لا صوت فیہ أصلاً بل تبدو أسنانه فقط فلا یبطلہما.

(شامی بیروت ۱/۲۴۷، زکریا ۱/۲۷۵)

نماز جنازہ کے دوران ہنسی

اگر نماز جنازہ پڑھتے ہوئے آواز سے ہنسی آگئی تو وضو نہیں ٹوٹے گا؛ لیکن نماز بالکل باطل ہو جائے گی، یہی حکم نماز سے باہر سجدہ تلاوت کے دوران ہنسی آ جانے کا بھی ہے۔ فلا تنقض فی صلاة جنازة وسجدة تلاوة: أي خارج الصلاة لكن یطلان.

(شامی بیروت ۱/۲۴۸، زکریا ۱/۲۷۶)

نماز میں مسکرانے سے وضو نہیں ٹوٹتا

اگر کوئی شخص رکوع سجدہ والی نماز میں محض مسکرایا آواز سے نہیں ہنسا، تو اس کا وضو نہیں ٹوٹتا۔

ولو تبسم في صلاته لا ينقض وضوئه. (المحيط البرهانی ۲۱۰/۱) ونقل العلامة

الزیلعی حدیثین يدلان علی عدم النقص بالتبسم. (نصب الراية ۵۴/۱)

وضو کے بعد عورت کو چھونا ناقض وضو نہیں

اگر کوئی شخص وضو کرنے کے بعد اپنی بیوی کو ہاتھ لگا لے یا بیوی شوہر کو مس کر لے (اور مذی وغیرہ

نہ نکلے) تو اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔ مس المرأة الرجل ورجل المرأة لا ينقض الوضوء.

(المحیط البرهانی ۲۱۵/۱)

وضو کے بعد شرم گاہ کو ہاتھ لگانا

اگر کسی شخص نے وضو کرنے کے بعد شرم گاہ کو ہاتھ لگایا تو مطلقاً وضو نہیں ٹوٹتا۔ ومس

الذكر لا ينقض الوضوء بحال. (المحیط البرهانی ۲۱۵/۱)

وضو کے بعد بے ہودہ گفتگو

زبان سے بے حیائی کی باتیں اور بے ہودہ گفتگو کرنا اگرچہ منع ہے؛ لیکن اس سے وضو نہیں

ٹوٹتا۔ والكلام الفاحش لا ينقض الوضوء. (المحیط البرهانی ۲۱۶/۱)

وضو کے بعد ناپاک چیز کو ہاتھ لگانا

اگر کسی شخص نے وضو کیا پھر اس کے بعد کسی ناپاک چیز کو ہاتھ لگایا، مثلاً بکری کو ذبح کیا جس

کی وجہ سے ہاتھ خون میں سن گئے یا کوئی نجس چیز ہاتھ سے اٹھائی وغیرہ، تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا؛

البتہ ہاتھ میں جہاں تک نجاست لگی ہے اسے دھو کر پاک کرنا ضروری ہے۔ وإذا ذبح شاة فلا

وضوء عليه إلا أن يتلطح يده بدمها فيغسل يده. (المحیط البرهانی ۲۱۶/۱)

وضو کے بعد سر وغیرہ منڈانا

اگر کسی شخص نے وضو کیا اور اس کے بعد سر یا داڑھی یا مونچھ وغیرہ کے بال منڈا دے یا ناخن کاٹ ڈالے تو دوبارہ وضو کرنا لازم نہیں ہے۔ ولا یعاد الوضوء بل ولا المحل بحلق رأسه ولحيته كما لا یعاد الغسل للمحل ولا الوضوء بحلق شاربه وحاجبه وقلم ظفره. (درمختار زکریا ۲۱۶/۱، المحيط البرہانی ۲۱۶/۱)

وضو کے بعد زخم کا کھرنت اتارنا

اگر وضو کرنے کے بعد زخم کا کھرنت اتارا اور نیچے سے کوئی خون وغیرہ نہیں نکلا تو وضو نہیں ٹوٹا۔ وکذا لو كان على أعضاء وضوئه قرحة كالدملة وعليها جلدة رقيقة فتوضأ وأمر الماء عليها ثم نزعها لا يلزمه إعادة غسل على ما تحتها.

(درمختار زکریا ۲۱۶/۱-۲۱۷)

